بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

The Daily ALFA[Z]L RABWA[H]

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۸/۶۳ | ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۹۴ھ ۲ احسان ۱۳۵۳ ہش ۲ جون سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ یکم احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ یکم احسان۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ احبابِ جماعت درد والحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ یکم احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے قرآنِ مجید کی رُو سے دو بنیادی صداقتوں پر روشنی ڈالی اوّل یہ کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے باہر نکلنے کے نتیجہ میں اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور ان کا کوئی اجر نہیں ملتا۔ دوسرے یہ کہ اگر اُمّتِ مسلمہ خدا اور رسولؐ کی اطاعت گزار رہے تو غلبہ اُسی کے لئے مقدّر ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے مخالفوں اور معاندوں کے ہاتھوں مغلوب ہو جائے۔ ان دو بنیادی صداقتوں کو واضح کرنے کے بعد حضور نے اپنے گزشتہ خطبۂ جمعہ کے تسلسل میں احباب کو تلقین فرمائی کہ وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا تم ان کے لئے بھی دعائیں کرو جو تمہیں دُکھ دیتے ہیں تم ان کی خیر خواہی اور خدمت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھو۔ کل وہی تمہارے دوست بن جائیں گے۔

خاکسار کے ہاتھ کی تکلیف تاحال پوری طرح دُور نہیں ہوئی۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عباداللہ گیانی)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ضروری ہے کہ تم لوگ دُعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو

جہاں تک طاقت ہے رِقّت پیدا کرنے کی کوشش کرو اور تضرّع سے دُعا مانگو

"بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ اُن کے اندر دہریّت ہے کیونکہ دُنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں، اِس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو بغیر اس کے یقینِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا وہ اُس وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دُعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو بھی ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔ اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچّی نماز ہرگز نہ ہو گی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دِل بھی محسوس کرے کہ رُوح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیّت پر گر پڑے، جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رِقّت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرّع سے دُعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دُور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نُور اس کے قلب پر گراہے اور نفسِ امّارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سمِّ قاتل ہے اسی طرح نفسِ امّارہ میں بھی سمِّ قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اُسے پیدا کیا اُسی کے پاس اُس کا علاج ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ ۱۲۳)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲ / احسان ۱۳۵۳ ہش

ایمان کی تکمیل اور اس کے دو پہلو

اس دنیا میں انسانوں پر مشکلات و مصائب کا زمانہ بھی آتا ہے اور خوشحالی و فارغ البالی اور عروج و اقبال کا زمانہ بھی۔ ہر انسان کو کسی نہ کسی لحاظ سے اور کسی نہ کسی حد تک اِن دونوں قسم کے حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ان دونوں قسم کے حالات میں حقیقی مومنوں اور عام انسانوں کی طرف سے مختلف قسم کا ردِّ عمل ظاہر ہوتا ہے۔ دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ عام طور پر لوگ مشکلات و مصائب کے وقت ہمت ہار بیٹھتے ہیں اور شکوہ کرنے لگتے ہیں کہ نعوذ باللہ خدا نے بلا وجہ ان پر مصیبت وارد کر دی۔ برخلاف اس کے خوشحالی اور فارغ البالی کے زمانہ میں بجائے اِس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کریں اور اس شکر کا اپنے عمل سے ثبوت دیں وہ غرور میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کو سرے سے فراموش کر بیٹھتے ہیں۔

حقیقی مومنوں کا طرزِ عمل اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے عُسر ہو یا یُسر، تنگی ہو یا فراخی، مصائب کا دَور ہو یا عروج و اقبال کا زمانہ وہ ان ہر دو حالتوں کو تکمیلِ ایمان کا ذریعہ بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ تکلیف اور مصیبت کی حالت میں وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرکے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۷۸)

ترجمہ:۔ (خاصکر) تنگی اور بیماری میں اور مقابلہ میں برداشت سے کام لینے والے (کامل نیک ہیں)۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے قول کے سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

اِس سے ظاہر ہے کہ مشکلات و مصائب حقیقی مومنوں کو پست ہمت نہیں بناتے بلکہ وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرکے ایمان میں اَور بھی زیادہ ترقی کرنے لگتے ہیں یہاں تک کہ ان کا ایمان ہر لحاظ سے کامل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح جب حقیقی مومنوں پر اقبال و عروج کا زمانہ آتا ہے تو وہ دولت اور اقتدار کے نشہ میں مست ہو کر خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ وہ اُس کے حضور جُھکتے اور اس کی تسبیح و تحمید کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے حقیقی مومنوں کی اِس بنیادی صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا
عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ (الحج آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دُنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دینگے اور بُری باتوں سے روکیں گے۔

اِس میں کیا شک ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشکلات و مصائب کے طویل دور کے بعد اقبال و عروج کا زمانہ آیا اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کا نظارہ انہیں دکھایا تو انہوں نے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ آسمان پر فرشتے عش عش کر اُٹھے اور عرش پر خدا نے بھی ان کی تعریف کی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اُس نے انہیں اِس دنیا میں بھی اپنی رضا سے نوازا اور اگلے جہان میں بھی اپنی رضاء کی جنتوں میں داخل کیا۔

الغرض حقیقی مومن عسر اور یسر، مشکلات و مصائب اور عروج و اقبال ہر دو حالتوں میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق منقطع نہیں ہونے دیتے۔ اگر تنگی کا زمانہ ہو تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ایمان کی تکمیل کا ایک انمول موقع عطا کیا ہے۔ چنانچہ وہ صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرکے اپنے ایمان کو اَور زیادہ پختہ بناتے اور تعلق باللہ میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اِس نمونہ سے خوش ہو کر انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا اور قدم قدم پر اپنی معیت کا ثبوت دیتا ہے۔ پھر جب خدا اُن کی عُسر کی حالت کو بدل کر اُن پر یُسر اور اقبال و عروج کا زمانہ لاتا ہے تو اِس حالت میں بھی وہ اَور بھی زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے اور پہلے سے بھی زیادہ اُس کی تحمید و تمجید میں مشغول ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے اور اسی لئے اُس نے ہماری عُسر کی حالت کو یُسر کی حالت میں بدلا ہے کہ ہم اپنی اِس نئی حالت کو بھی تکمیلِ ایمان کا ذریعہ بنا کر پہلے سے بھی بڑھ کر رضائے الٰہی کو حاصل کرنیوالے بنیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان ہر دو حالتوں کو تکمیلِ ایمان کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"انسان کے ایمان کی تکمیل کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ اوّل یہ دیکھنا چاہیئے کہ جب وہ مصائب کا تختۂ مشق ہو اُس وقت خدا تعالیٰ سے کیسا تعلق رکھتا ہے؟ کیا وہ صدق، اخلاص، استقلال اور سچی وفاداری کے ساتھ ان مصائب پر بھی انشراحِ صدر سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو تسلیم کرتا اور اس کی حمد و ستائش کرتا ہے یا شکوہ و شکایت کرتا ہے۔ اور دوسرے جب اس کو عروج حاصل ہو اور اقبال اور فروغ ملے تو کیا اِس اقتدار اور اقبال کی حالت میں وہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور اس کی حالت میں کوئی قابلِ اعتراض تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے یا اسی طرح خدا سے تعلق رکھتا اور اس کی حمد و ستائش کرتا ہے اور اپنے دشمنوں کو عفو کرتا اور ان پر احسان کرکے اپنی عالی ظرفی اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶۱)

بقیہ صفحہ ۶

لائبریری اور حربی' سلسلہ کے مکان پر حملہ اور لُوٹ مار کے علاوہ افسران کی موجودگی میں ایک بیکری اور کوکا کولا کی ایجنسی لُوٹ لی گئی۔ لوٹ مار کرنے والے افسران اور پولیس کے سامنے لوٹ مار کرتے رہے۔ چنانچہ دس منٹ تک انہوں نے لوٹ مار کا بازار گرم رکھا۔ خانیوال میں قریباً تمام احمدی گھرانوں پر حملہ کیا گیا ہے۔

اسلام آباد:۔ معلوم ہُوا ہے کہ اسلام آباد کی زیر تعمیر مسجد پر بھی ہجوم نے حملہ کیا ہے۔

چنیوٹ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ رشید احمد صاحب ولد نور حسین صاحب کو کل پولیس ربوہ سے گرفتار کرکے چنیوٹ لے گئی تھی۔ پولیس کی حراست میں ہونے کے باوجود چنیوٹ کے پُرانا اڈہ بس پر ایک ہجوم نے انہیں بہت بے دردی سے زد و کوب کیا۔ چاقوؤں کے بھی پے درپے وار کئے گئے جس کی وجہ سے وہ بُری طرح زخمی ہو گئے اور اُن کے جسم پر متعدد زخم آئے۔ انہیں بیہوشی کی حالت میں سول ہسپتال لائلپور پہنچایا گیا جہاں انہیں ڈرپ گلوکوز اور خون دیا گیا ہے۔

انصار اللہ اور مالی قربانی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

"میں نے انہیں (انصار اللہ کو) توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے کام کی توسیع کے لئے روپیہ جمع کریں اور اسے مناسب اور ضروری کاموں پر خرچ کریں"۔ (راہِ ہُدیٰ صفحہ ۱۳)

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کا کام پہلے سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ اس لئے تمام زعماء کرام اور مجالس اپنا مقررہ بجٹ بروقت پورا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے چند اہم ارشادات

مرتبہ: مکرم مولوی امین اللہ صاحب سالک مربی سلسلہ احمدیہ

تخلیق کا مدعا عبادت ہے اور عبادت کے ذریعہ ربوبیت سے باہمی ارتباط پیدا ہوتا ہے۔

نماز فحشاء منکر سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ سوز نہاں اور قلب بریاں سے فریضہ صلوٰۃ کی ادائیگی نفس کے تزکیہ کا موجب ہوتی ہے۔ اس سے روحانی ارتفاع حاصل ہوتا ہے ایک ناچیز بندہ اپنے ازلی آقا کے حضور مناجات کا موقعہ پاتا ہے۔ مشکلات میں نماز سے ڈھارس بندھتی ہے اور روح ایک آسمانی تسکین سے ہمکنار ہوتی ہے۔

نماز کی اصل باجماعت نماز کا قیام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک عظیم مقصد امت واحدہ کی تشکیل ہے اور امت واحدہ کے قیام کا ایک اہم ذریعہ نماز باجماعت ہے۔ نماز باجماعت سے ربط باہم اور جذبہ اخوت کا موقعہ ملتا ہے ہم اجتماعی روح سے متمتع ہوتے ہیں اور ایک حسین اور خوشگوار معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

ذیل میں حکم زمان مہدی معہود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نماز کے متعلق چند اہم اور ایمان افروز اقتباسات پیش خدمت ہیں

صلوٰۃ کا مفہوم

صلوٰۃ کا مفہوم کیا ہے؟ اور دعا کے لوازم کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر پر زور دیا ہے کہ دعا کے وقت ایک موت اختیار کی جائے انسان دعا کا مطلب سمجھ رہا ہو اور دعا میں استقامت اختیار کی جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا اور جامع حسنات ہے آپ نے فرمایا:۔

"صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوا اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ جب تک دعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی

دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے۔ اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو۔ اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہو گی۔

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور اس کی حقیقت صرف اتنا ہی سمجھتے ہیں کہ رسمی طور پر قیام، رکوع و سجود کر لیا اور چند فقرے طوطے کی طرح رٹ لئے خواہ اسے سمجھیں یا نہ سمجھیں

ایک اور افسوسناک امر پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے ہی مسلمان نماز کی حقیقت سے ناواقف تھے۔ اور اس پر توجہ نہیں کرتے تھے اس پر بہت سے فرقے ایسے پیدا ہو گئے جنہوں نے نماز کی پابندیوں کو اڑا کر اس کی جگہ چند وظیفے اور ورد قرار دے دئے۔ کوئی نوشاہی ہے کوئی چشتی ہے، کوئی کچھ ہے کوئی کچھ۔

یہ لوگ اندرونی طور پر اسلام اور احکام الٰہی پر حملہ کرتے ہیں اور شریعت کی پابندیوں کو توڑ کر ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں یقیناً یاد رکھو کہ ہمیں اور ہر ایک طالب حق کو نماز ایسی نعمت کے ہوتے ہوئے کسی اور بدعت کی ضرورت نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے اور ہمارا اپنا اور ان راستبازوں کا جو پہلے ہو گذرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے۔ ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے افسوس ان نادانوں اور دنیا پرستوں پر جو نماز کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ اور رکوع و سجود پر اعتراض کرتے ہیں یہ تو کمال درجہ کی خوبی کی باتیں ہیں اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس عالم سے حصہ نہ رکھتا ہو جہاں سے نماز آئی ہے؎۔ تب تک انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں مگر جس شخص کا یقین خدا پر نہیں وہ نماز پر کس طرح یقین کر سکتا ہے۔ نماز جامع حسنات ہے۔"

(بدر جلد ۶، نمبر ۱ و ۲ مورخہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

قیام صلوٰۃ

ہر پہلو سے نماز کا قیام ضروری ہے مثلاً

۱۔ ہجوم وساوس سے مقابلہ کرتے ہوئے حضور قلب حاصل ہو۔

۲۔ نماز پر مداومت اختیار کی جائے

۳۔ نماز باجماعت ادا کی جائے۔

قیام صلوٰۃ کے لئے بڑی جانکنی کی ضرورت ہے مگر یہ متقی کا خاصہ ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا

"اس کے بعد متقی کی شان میں آیا ہے ویقیمون الصلوٰۃ یعنی وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے یہاں لفظ کھڑی کرنے کا آیا ہے۔ یہ بھی اسی تکلف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو متقی کا خاصہ ہے یعنی جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو طرح طرح کے وساوس کا اس سے مقابلہ ہے جن کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے۔ جس کو اس نے کھڑا کرنا ہے۔ جب اس نے اللہ اکبر کہا تو ایک ہجوم وساوس ہے جو اس کے حضور قلب میں تفرقہ ڈالتا ہے۔ وہ ان سے کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے۔ پریشان ہوتا ہے۔ ہر چند حضور و ذوق کے لئے لڑتا مرتا ہے لیکن نماز جو گری پڑتی ہے۔ بڑی جانکنی سے اسے کھڑا کرنے کی فکر میں ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۸۲)

نماز۔ کشاکش نفس سے نجات کا ذریعہ

دنیا بھر میں نوع انسان کے لئے کشاکش نفس ایک عظیم مسئلہ ہے کئی لوگ اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے منشی اشیاء استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں اور کئی افراد اسی عمل سے اگلے عالم سدھار جاتے ہیں۔ اسلام نے کشاکش نفس سے بچاؤ کا ذریعہ نماز قرار دیا ہے۔ اس سے روحانی سکون حاصل ہوتا ہے دل اتم لذت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ روحانی نعمتیں نصیب ہوتی ہیں الغرض نماز مومن کا معراج ہے۔ حضرت مہدی معہود نے فرمایا:۔

"اس لئے نماز کو خوب سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ۔ راستباز۔ ابدال قطب گذرے ہیں انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے۔ اسی نماز کے ذریعہ سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ تک پہنچتا ہے تو اس کے لئے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں۔ پس کشاکش نفس سے انسان نجات پا کر اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے" (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

؎ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء

نماز اور کاروبار

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ پانچ اوقات نماز سے ان کی تجارت یا دیگر کاروبار کو نقصان پہنچے گا مگر اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ جب مسلمانوں نے پنجوقتہ نمازوں میں تعہد اختیار کیا اور دیگر اسلامی احکام پر کاربند رہے ان کی تجارت کو بھی عدیم المثال فروغ حاصل ہوا اور ہر قسم کے کاروبار میں انہوں نے عروج حاصل کیا۔ مگر جب انہوں نے نماز اور دیگر احکامِ شرعیہ کو فراموش کیا وہ پستی اور نکبت کا شکار ہو گئے۔

پانچ اوقات نماز قائم کرنے کے علاوہ انسان کو ہر وقت دست درکار اور دل بایار کا مصداق ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا۔ اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمالِ مذلت اور فروتنی سے اُس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے۔ اُس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا اور پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔

انسان ہر وقت محتاج ہے کہ اُس سے اُس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اُس کے فضل کا اُسی سے خواستگار ہو کیونکہ اُسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا کی محبت، اُسی کا خوف، اُسی کی یاد دل میں لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرتِ کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ اُذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ[1] یعنی اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولوں گا تمہارا خیال رکھوں گا اور میرا شکر کیا کرو میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔

یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اُسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔"

(الحکم جلد ۷، ۱۲ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

نماز اور سوز و گداز

نماز کو سنوار کر پڑھنا چاہیئے اور سوز و گداز سے ادا کرنا چاہیئے۔ اس کے بغیر جلد بازی سے چند ایک حرکات بجا لانے کا نام نماز نہیں۔ دعائیں سمجھ کر پڑھی جائیں۔ نماز کے وقت جسم جھکنے کے ساتھ دل میں بھی اطاعت اور جھکنے کی کیفیت پیدا ہونی چاہیئے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:

"نماز ایسے نہ ادا کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تاکہ اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہیئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے۔ اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

نماز باجماعت اور وحدتِ جمہوری

نماز باجماعت کا قیام اشد ضروری ہے اس سے وحدت پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے مسلمانوں کو نماز باجماعت کا حکم ہے۔ اس وحدت کو عملی رنگ دینے کے لئے یہ تاکید ہے کہ نماز کے وقت پاؤں مساوی ہوں، صفیں سیدھی ہوں اور نمازی ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اُمتِ واحدہ کے قیام کے لئے اجتماعیت پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ روزانہ اہلِ محلہ نماز باجماعت کے لئے جمع ہوں، ہر جمعہ کے روز اہالیانِ شہر جامع مسجد میں مجتمع ہوں۔ اسی طرح ہر سال عیدگاہ میں ان کا جمع ہونا ضروری ہے اور پھر تمام دنیا کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز باجماعت کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

اجتماعی رُوح کو فروغ دینے کے علاوہ نماز باجماعت میں کئی دیگر فوائد بھی مضمر ہیں۔ اس سے تعارف پیدا ہوتا ہے جو الفت بڑھتی ہے۔ تعاون کے مواقع ملتے ہیں اور جذبِ انوار کا ایک عجیب روحانی وجدان حاصل ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحدہ کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدتِ جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدتِ جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اُسے قوت دیوے۔ حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اسی وحدتِ جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کریں تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر اُنس پیدا ہو جاوے تعارف بہت عمدہ شے ہے

[1] بقرہ ع ۱۸

کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے حتیٰ کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں انس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شئے ہوتا ہے وہ تو دُور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔ پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے اس لئے یہ تجویز کی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاویں گے۔ پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی کہ دیہات شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تاکہ تعارف اور انس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکّہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ آپس میں الفت اور انس ترقی پکڑے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۴ صفحہ ۵ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء)

نماز ——— اسکی اصل زبان میں

ایک یہ مسئلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ کیا نماز اس کی اصل زبان کے سوا کسی اور زبان میں پڑھی جا سکتی ہے۔ حَکَم زماں، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اصل زبان کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ عیسائیوں نے اصل زبان کو چھوڑا اور وہ رُوحانی لحاظ سے حرماں نصیب بنے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"نماز اپنی زبان میں نہیں پڑھنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے جس زبان میں قرآن شریف رکھا ہے اس کو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ ہاں اپنی حاجتوں کو اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے سامنے بعد مسنون طریق اور اذکار کے بیان سکتے ہیں مگر اصل زبان کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ عیسائیوں نے اصل زبان کو چھوڑ کر کیا پھل پایا۔ کچھ بھی باقی نہ رہا۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

المختصر نماز باجماعت کا قیام ایک انسانی اقدار پر مشتمل معاشرہ کے لئے ازبس ضروری ہے۔ نماز باجماعت سے حقیقی ارتباط حاصل ہوتا ہے۔ نماز سے ایک نیا اور مصفا انسان وجود میں آتا ہے۔ شرط محبت اور اخلاص ہے۔ دعا ایک اکسیر ہے جو مشت خاک کو کیمیا بنا دیتی ہے۔ دُعا کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے۔

خدائے عزّ وجل ہمیں اپنی وسیع رحمت اور فضلِ خاص سے نماز باجماعت کے آسمانی فریضہ کی لذت سے بہرہ ور کرے۔ اور ہم وَقُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلوٰةِ کا مظہر بنیں۔

(مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

درخواست دُعا :- خاکسار پاؤں پر چوٹ لگنے کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہے اب قدرے چل پھر لیتا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار احمد دین سمبڑیال)

گیسٹ ہاؤس مجلس انصار اللہ کی تعمیر میں

نمایاں حصّہ لینے والے مخلصین!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں بیرونی ممالک کے وفود کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر کر رہی ہے۔ اس پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر مجلس انصار اللہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ناظمین انصار اللہ کی ایک میٹنگ بلائی تھی اور مشورہ کے بعد تمام اضلاع کے ذمہ ان کے بجٹ کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ایک رقم متعین فرما دی تھی۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ جو اراکین یا مجالس ایک پورے کمرہ کا خرچ مبلغ اٹھارہ ہزار روپیہ ادا فرمائیں گے ان کا نام اس کمرہ پر تحریک دُعا کے طور پر کندہ کرا دیا جائے گا۔ اور جو اراکین تین صد یا اس سے زیادہ رقم ادا کریں گے اُن سب کے نام ایک نمایاں جگہ پر یادگار اور تحریکِ دعا کے طور پر کندہ کرائے جائیں گے۔ الحمد للہ کہ اراکین اور مجالس نے اس تحریک کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اس وقت تک جن احباب نے اس کام میں نمایاں رنگ میں حصہ لیا ہے ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:-

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ اسلامیہ پارک لاہور نے اپنا سالانہ بجٹ پُورا کرنے کے علاوہ اس فنڈ میں اپنی معیّنہ رقم تین ہزار کے مقابل پر تین ہزار دوسو تراسی روپے ادا کر دی ہے۔ اور ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی اور عبد العزیز صاحب بھٹی نے اپنے حلقہ کے چندہ کے علاوہ دونوں نے مل کر ایک سالم کمرہ کی تعمیر کا وعدہ کیا ہے۔ یہ نو ہزار روپیہ ادا فرمائیں گے۔ مکرم ملک صاحب نے اپنے اس وعدہ میں سے تین ہزار روپیہ ادا کر دیا ہے۔ باقی احباب جنہوں نے تین صد سے زائد رقم ادا کی ہے ان کے نام یہ ہیں:-

(۱) ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی -/۵۲۰ (یہ رقم مذکورہ نو ہزار کے علاوہ ہے)
(۲) چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ -/۵۲۰ (۳) ملک عبد الحمید صاحب ستکوہی -/۳۰۰
(۴) مکرم عبد العزیز صاحب بھٹی -/۳۰۰ (۵) میاں جلال الدین صاحب کرشن نگر -/۳۰۰
(۶) شیخ بشیر احمد صاحب سمن آباد لاہور -/۳۰۰ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ان کے علاوہ مجلس انصار اللہ لائلپور اور مجلس انصار اللہ کوئٹہ کی وصولی چندہ کی رفتار بھی تسلّی بخش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے اس لئے تمام ناظمین اور زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ اس کام کی طرف پوری پوری توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں اور برکات سے نوازے۔ آمین

(قائدِ مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خوشی کے موقع پر خانہ خدا کے لئے چندہ

محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ نے اپنی بچی کی مڈل کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کی خوشی میں مساجد بیرون ممالک کیلئے -/۵۰ روپے چندہ دیا ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں اُن کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پتہ درکار ہے

مکرم سید غلام حسین شاہ صاحب ولد امام شاہ صاحب ساکن بھٹی چھیپیاں P.O چوکر کلاں ضلع گجرات وصیت نمبر ۱۰۶۸۴ سے ضروری خط و کتابت کے لئے ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو اُن کا ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ہذا میں بھجوائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ قائم کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دُعائے مغفرت

میری بہن امۃ الباسط صاحبہ بنت حکیم جان محمد صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

(نذیر احمد نعیم ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور)

(۲) مکرم چوہدری احمد دین صاحب چک نمبر ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت صابر و شاکر اور نیک سیرت انسان تھے۔ تقریباً ۷۵ سال کی عمر پائی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد سلیمان اختر سیکرٹری مال چک نمبر ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے اور اسے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ (مینیجر)

اچھے دانت اعلیٰ صحت کی ضمانت ہیں

کیریز دانتوں کے گھن کیلئے ANTICARIES
پائیوریا یا خورہ کیلئے (ANTI PYORRHOEA)
استعمال کیجئے اور ہمیشہ کیلئے ان بیماریوں سے نجات پایئے
قیمت فی کورس -/۱۰ دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت
کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی ربوہ فون ۶۰۶، ۶۰۷

ربوہ کا واقعہ

(RABWAH INCIDENT)

اولاً ۲۲؍مئی اور پھر ۲۹؍مئی کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کی طرف سے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ہنگامہ برپا کرنے کی وجہ سے جو واقعہ پیش آیا اس کے متعلق اخبارات میں بہت ہی غلط باتیں شائع ہو رہی ہیں۔ ذیل میں اِس واقعہ کے اصل کوائف شائع کئے جا رہے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اخبارات کو صحیح خبریں پیش کرنے کی توفیق بخشے۔

واقعہ یہ ہے کہ ۲۲؍مئی کو نشتر میڈیکل کالج کے ایک سو ساٹھ یا ایک سو ستّر کے قریب طلبہ نے چناب ایکسپریس کے ذریعہ جانب راولپنڈی جاتے ہوئے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر اُتر کر بہت ہی نازیبا حرکات کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے فحش کلامی کی، دلآزار نعرے لگائے، عورتوں پر آوازے کسے، گندی گالیاں دیں اور بھنگڑا ڈالا۔ اسٹیشن پر موجود چند افراد نے طلباء کو سمجھانے کی کوشش کی چند ایک سلیم الطبع طلباء کے علاوہ باقی طلباء نے اِس سمجھانے بجھانے کا کوئی اثر قبول نہ کیا اور مسلسل دلآزار نعرہ بازی، فحش کلامی اور گالی گلوچ میں مصروف رہے۔ اِس اثناء میں اُن طلباء نے جو گاڑی کے اگلے حصّہ میں سوار تھے ریلوے لائن پر سے بہت سے پتھر اُٹھا لئے اور جب گاڑی چل پڑی تو انہوں نے اسٹیشن پر موجود چند افراد پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ طلباء میں سے بعض نے چلتی گاڑی میں سے پکار کر کہا اصل مزہ تو ہم ۲۹ تاریخ کو واپس آتے ہوئے تمہیں چکھائیں گے۔

چنانچہ ۲۲؍مئی کو جاتے ہوئے ان طلباء نے جو دھمکی دی تھی ۲۹؍مئی کو واپس آتے ہوئے اسے انہوں نے عملی جامہ پہنا کر پُورا کر دکھایا۔ طلباء راستہ میں اپنے ڈبّوں میں پتھر جمع کرتے آئے تھے اور فساد کے لئے پوری طرح تیار تھے۔ ان کی زیادہ تعداد گاڑی کے آخری ڈبّہ میں تھی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ خود گاڑی میں محفوظ رہ کر باہر مقامی آبادی کو بہ آسانی نشانہ بنا سکیں۔ چنانچہ گاڑی ابھی پلیٹ فارم میں داخل ہو ہی رہی تھی کہ انہوں نے ہنگامہ شروع کرنے کی غرض سے نعرہ بازی شروع کر دی اور پتّھر بھی برسانے لگے۔ گاڑی رُکتے ہی ان میں سے بعض نے پلیٹ فارم پر موجود لوگوں سے ہاتھاپائی شروع کر دی۔ اسٹیشن ماسٹر صاحب نے معاملہ رفع دفع کرانے کی کوشش کی اِس کوشش میں ملتان کے ایک طالبِ علم نے انہیں بھی نہ بخشا اور ان کا دایاں بازو زخمی کر دیا۔ اِس دوران میں شوروغوغا سُن کر اسٹیشن کے آس پاس سے بچّے اور نوجوان اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے طلباء کے پھینکے ہوئے پتھر جو وہ گاڑی میں اپنے ساتھ لے کر آئے تھے اُٹھا کر جواباً ان کی طرف واپس پھینکے اور مُکّوں اور گھونسوں سے* ان کے حملہ کا مقابلہ کیا۔ اِس مقابلہ میں کچھ لوگ زخمی ہوئے اور گاڑی کے کچھ شیشے بھی ٹوٹ گئے۔ بالآخر ریلوے پولیس اور مقامی سنجیدہ لوگوں کی مشترکہ کوشش سے جھگڑا بند کروایا گیا اور گاڑی کے مسافروں کو ٹھنڈا پانی مہیّا کیا گیا۔

معلوم ہُوا ہے کہ طلباء کی یہ پارٹی آتے اور جاتے ہوئے ربوہ کے اسٹیشن پر دنگا فساد اور اخلاق سوز حرکات کے علاوہ دوسرے اسٹیشنوں پر بھی اپنی خلافِ قانون حرکات سے ریلوے پولیس کے لئے مشکلات پیدا کرتی رہی۔

متعدد شہروں میں احمدیوں کے مکانوں اور دکانوں کو لُوٹنے اور جلانے کا سلسلہ کل بھی جاری رہا

قرآن مجید کے سینکڑوں نسخے نذرِ آتش کر دیئے گئے

ربوہ یکم جون۔ پنجاب کے متعدد شہروں میں شرپسندوں کی طرف سے احمدیوں کے مکانوں اور دکانوں کا گھیراؤ کرنے انہیں لُوٹنے اور جلانے کا سلسلہ کل بھی جاری رہا۔ مزید برآں بعض احمدیوں پر چاقوؤں سے حملہ کر کے انہیں زخمی کیا گیا۔ زخمی ہونیوالوں میں سینیٹر ظہور الحق بھی شامل ہیں۔ ان پُر تشدد مظاہروں اور فسادات کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ متعدد مقامات پر احمدیہ مساجد اور لائبریریوں سے برآمد ہونے والے قرآن مجید کے نسخے سینکڑوں کی تعداد میں بڑی دیدہ دلیری سے جلائے گئے۔ مندرجہ ذیل اطلاعات دفتر الفضل میں مختلف ذرائع سے موصول ہوئی ہیں۔ غیر یقینی حالات کی وجہ سے ابھی ہم پختہ طور سے اِن کی تمام تفصیلات کی تصدیق نہیں کروا سکے مگر بحیثیتِ مجموعی مختلف شہروں میں احمدی احباب کے مکانات و دکانات کو لُوٹنے اور آگ لگانے اور احمدی احباب کو زدوکوب کرنے کے واقعات کی دوسرے ملکی اخبارات سے بھی تصدیق ہوتی ہے:۔

سیالکوٹ میں سینیٹر ظہور الحق صاحب کے دفتر کو نذرِ آتش کیا گیا چنانچہ دفتر کا ساز و سامان جل گیا۔ مزید برآں خود ان پر چاقو سے حملہ کیا گیا جس سے ان کا ہاتھ زخمی ہو گیا۔ مزید برآں حاجی پورہ کی مسجد کا سامان اور صفیں جلا دی گئیں۔

گوجرانوالہ میں ۳۱؍مئی کو نماز جمعہ کے بعد ایک بہت بڑے ہجوم نے احمدیہ مسجد پر حملہ کیا۔ مسجد کا دروازہ توڑ کر شرپسند اندر داخل ہو گئے۔ بارہ احمدیوں کو جو مسجد میں موجود تھے پولیس گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئی۔ مسجد کی لائبریری نذرِ آتش کر دی گئی۔ حاکم رائے، باغبانپورہ اور چوک گھنٹہ گھر میں احمدیوں کے کئی گھروں اور دکانوں کو لُوٹ کر جلا دیا گیا۔

منڈی بہاءالدین میں نماز جمعہ کے بعد احمدیوں کی تین دکانیں جلا دی گئیں۔ احمدیہ مسجد کے دروازہ کو بھی آگ لگائی گئی تھی لیکن احمدی احباب نے اسے جلد بجھا دیا۔ شوگر مل کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تاہم پولیس نے صورتِ حال پر قابو پا لیا۔

لائلپور میں دو دن کے اندر اندر احمدیوں کے درجنوں مکان اور دکانیں جلائی جا چکی ہیں۔ کل عبداللہ پور منصور آباد میں دو مکان لُوٹے گئے اور ایک بالکل جلا دیا گیا۔ زرعی یونیورسٹی کے رجسٹرار کے گھر کو نذرِ آتش کیا گیا۔ رضا آباد میں دو مکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ اسی طرح ایک مکان گلبرگ کالونی میں جلا۔ بٹالہ کالونی میں سعید احمد صاحب ناصر کے مکان پر حملہ ہُوا۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کے مکان کو توڑا پھوڑا گیا اور دروازہ نذرِ آتش کر دیا گیا۔ سامان بچ گیا۔ سردار رفیق احمد صاحب کے مکان واقعہ جناح کالونی کا تین سو افراد کے ہجوم نے گھیراؤ کیا اور نعرے لگائے۔

عارف والا میں ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب کی ڈسپنسری پر بھی حملہ ہُوا۔ ڈسپنسری کا سامان اور کتب جلا دی گئیں۔ ان میں قرآن مجید کے یکصد نسخے بھی شامل تھے۔

راولپنڈی میں مسجد نور کے فرنیچر لائبریری کی کتب اور تین سائیکلوں کے علاوہ قرآن مجید بھی نذرِ آتش کئے گئے۔

ملتان میں نشتر کالج میں ایک احمدی ڈاکٹر پر حملہ کر کے انہیں زخمی کیا گیا۔ ایک احمدی لڑکے کو جو لاہور سے آ رہا تھا اسٹیشن پر پکڑ کر زدوکوب کیا گیا۔ گورنمنٹ کالج کے قریب ایک کنٹین پر جس کا ٹھیکہ ایک احمدی کے پاس ہے حملہ کیا گیا۔ کنٹین کا سامان اور برتن توڑ دیئے گئے۔

خانیوال میں جلوس نے مسجد احمدیہ

(باقی صہ ۲ پر)